

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
عَلَيْهِ السَّلَامُ
وَالصَّلَاةُ
وَالصَّلَاةُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَيْرِ الْأَنَامِ
كُلِّ مُحْسِنٍ فِي كُلِّ آنٍ

از قلم امام المناظرات حضرت علامہ فی محمد اللہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم لاہور پاکستان

شیر

نام کتاب _____ الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام فی کل عمل وفی کل آن۔
 مصنف _____ امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد الشہد تبارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔
 اشاعت _____ چہارم۔
 تعداد _____ اشاعت اول تا سوم پانچ ہزار (۵۰۰)۔
 چہارم پانچ ہزار (۵۰۰)۔
 ناشر _____ ادارہ اشاعت العلوم دکن پورہ لاہور۔
 ایصالِ ثواب بحق قبلہ صوفی محمد الشہد تبارحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

اور
 دعائے خیر بحق معاونین ادارہ
 ملنے کا پتہ

- (۱) ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ دکن پورہ لاہور۔ پاکستان۔
- (۲) ادارہ غوثیہ رضویہ کرم پارک مصری شاہ لاہور۔ پاکستان۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

بیرونجات کے حضرات مبلغ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مذکورہ بالا جگہوں
 سے معفت حاصل کریں۔

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	پیش گفتی	۴
۲	اذان سے قبل تعویذ بسم اللہ وصلوٰۃ وسلام پڑھنا ناجائز اور ممنوع ہے۔	۴
۳	اعتراض نمبر ۱	۵
۴	الجواب	۵
۵	دلیل اول قرآن پاک	۵
۶	دلیل ثانی - حدیث شریف	۶
۷	اعتراض نمبر ۲	۶
۸	الجواب	۷
۹	اہلِ مشتبہ کا منکر کافر ہے	۸
۱۰	عبداللہ بن ہازم مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ	۸
۱۱	اسناد حدیث پر علامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جرح کا ماحاصل	۸
۱۲	اہلِ علم کا عمل حدیث کی صحت پر دلیل ہوتا ہے۔	۹
۱۳	مؤلفین کتب موضوعات کا عمل	۹
۱۴	اعتراض نمبر ۳	۱۰
۱۵	جواب	۱۰
۱۶	اعتراض نمبر ۴	۱۰
۱۷	جواب	۱۰
۱۸	اعتراض نمبر ۵ مانع کی ایک اور بڑ	۱۱
۱۹	جواب	۱۱
۲۰	اعتراض نمبر ۶	۱۲

صفحہ نمبر	عنوان	نمبر شمار
۱۲	جواب	۲۱
۱۲	مفتی محمد شفیع دیوبندی فرماتے ہیں۔	۲۲
۶	مخالف کو بالآخر ہماری بات تسلیم کرنی پڑی	۲۳
۶	اعتراض نمبر ۱	۲۴
۶	جواب	۲۵
۶	کثرت سے پڑھنے کی حقیقت	۲۶
۱۲	مخالف کی اس بات کا جواب کہ تکرار صلوٰۃ و سلام آیت مستدلہ کا اقتضاء نہیں	۲۷
۱۵	علامہ سلیمانی جمل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں۔	۲۸
۱۵	صاحب مدارک شریف فرماتے ہیں۔	۲۹
۱۵	صاحب کشف لکھتے ہیں	۳۰
۱۵	علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا بیان	۳۱
۱۵	تفسیر مظہری میں ہے	۳۲
۱۶	علامہ کاشفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔	۳۳
۱۶	اصول فقہ کے ماہر علامہ احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں	۳۴
۱۶	نوٹ	۳۵
۱۶	ضمیمہ	۳۶
۱۶	حکیم صاحب کا کذب و اعتراض نمبر ۱	۳۷
۱۶	جواب	۳۸
۱۸	حکیم صاحب کا کذب و اعتراض نمبر ۲	۳۹
۱۸	جواب	۴۰
۱۸	پھر فرماتے ہیں	۴۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۴۲	حکیم صاحب کا اعتراض نمبر ۳ اور اس کی حقیقت	۱۹
۴۳	ابن الحاج مالکی فرماتے ہیں	۲۰
۴۴	مجالس الابرار میں ہے	۲۰
۴۵	جواب	۲۰
۴۶	تنبیہ	۲۱



پیش لفظی

بعض جہلانے اذان سے قبل نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی مخالفت میں ایک طوفانِ بدتمیزی پیا کیا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ اسی گروہ نے لاہور سے ایک اشتہار شائع کیا جس کا عنوان ”اذان سے قبل تعوذ بسم اللہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا ناجائز اور ممنوع ہے۔“

جس کے جواب میں فقیر نے ایک کلنڈر نما اشتہار شائع کیا جس میں مندرجہ بالا اعمال کو جائز اور سنون ثابت کیا۔ یہ اشتہار پشاور سے کراچی تک پھیلا یا گیا جس کا حجاب منکرین سے آج تک نہ بن سکا۔ صرف لاہور کے ایک دیوبندی مولوی عبدالرشید نے اس مسئلہ پر تحریراً گفت و شنید شروع کی جس کا سلسلہ بند ہونے پر اس گفتگو کو بحذفِ زوائد ہدیہ ناظرین کیا جا رہا ہے۔ تاکہ اہل سنت منکرین کے مبلغِ علم کا اندازہ کر سکیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

محمد الشدوتی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
أما بعد - مانع کتاب ہے۔

اعتراف نمبر ۱ | نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جس اذان کی تعلیم دی ہے اس میں اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا کوئی ذکر نہیں اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں اور آپ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد صحابہ کرام تابعین تبع التابعین رضی اللہ عنہم کے دور میں بھی جو اذان عالم اسلام میں ہوتی تھی۔ اس میں کہیں اس کا سرائع نہیں ملتا۔ نیز ہم امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مقلد ہیں۔ ان سے بھی اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام بلند آواز سے پڑھنے کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام بلند آواز سے پڑھنے کی بدعت کافی عرصہ بعد ایجاد ہوئی ہے۔ چونکہ ہم حنفی اذنت و جماعت ہیں اس لیے ہمیں سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اتباع اور پیروی میں اذان ٹھیک اسی طرح دینی چاہیے جس طرح نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتائی اور سکھائی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جس طرح عملاً اذان دیتے رہے۔

الجواب | مجتہدین کا یہ دعویٰ ہرگز نہیں کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا حضرت سیدنا بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔ بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہر اس موقع اور محل میں جہاں کوئی مانع شرعی نہ ہو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب ہے اور اس استحباب میں کسی قسم کی کوئی قید بھی نہیں کہ سر اُٹھے یا جہر اہر طرح سے عامل عند اللہ ماجور ہے۔ اولہ شرعیہ چار ہیں۔ قرآن مجید احادیث شریفین۔ اجماع۔ قیاس۔ جب کوئی مسئلہ ان چاروں میں سے کسی ایک دلیل سے ثابت ہو جائے اس پر عمل کرنے میں کوئی قیاحت نہیں۔

اب یہ دیکھنا ہے کہ قبل از اذان بلند آواز سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا اولہ شرعیہ سے ثابت ہے یا نہیں۔

دلیل اول قرآن پاک | اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

اسے ایمان والوں نبی پر درود بخیر، اور خوب سلام کہو۔

فرمان خداوندی میں زمان و مکان سر و جہر کی کوئی قید نہیں، لہذا ایماندار جہاں بھی جس طرح بھی صلاۃ و سلام پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت پائی جائے گی۔

دلیل ثانی: حدیث شریف | كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَا يَبْدَعُهُ قَبْلَهُ بِحَمْدِ اللَّهِ وَالصَّلَاةِ عَلَيْهِ
فَهُوَ أَقْطَعُ أَبْتَرُّ مَمْنُوقٌ مِنْ كُلِّ بَرَكَةٍ ۖ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اچھا کام جس کی ابتداء حمد باری تعالیٰ اور محمد پر درود شریف سے نہ کی جائے۔ وہ ناقص اور ہر قسم کی برکت سے خالی ہوتا ہے عند الشریعت کسی شمار میں نہیں۔

اسی حدیث مبارک سے ثابت ہوا کہ ہر اچھے کام کی ابتداء حمد باری تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے کرنی چاہیے ورنہ وہ کام برکت سے خالی اور بے کار ہوگا۔ چونکہ اذان بھی ایک امر ذی بال یعنی اچھا کام ہے۔ اس کی ابتداء بھی حمد باری تعالیٰ اور درود شریف سے کرنی چاہیے۔ فرمان نبوی میں بھی اس قسم کی کوئی قید نہیں کہ سراً پڑھے یا جہراً۔ جس طرح بھی پڑھے گا عملاً تبرک حاصل ہوگا۔

ہم یعنی مجوزین یہ نہیں کہتے کہ حمد و صلاۃ بلند آواز سے ہی پڑھے بلکہ اگر آہستہ بھی پڑھے گا مقصد حاصل ہے لہذا حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اذان سے قبل بلند آواز سے حمد و صلاۃ پڑھنا اگر نقلاً ثابت نہیں یہ مانعین کو مفید نہیں کیونکہ ہر دو طریقے درست ہیں کہ سراً پڑھے یا جہراً۔

مانعین کو لازم ہے کہ اذان شرعیہ کے تحت ثابت کریں کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلاۃ و سلام پڑھنا منع ہے۔ مانع صاحب نص قرآنی اور ہماری پیش کردہ حدیث شریف کا جواب یوں دیئے ہیں۔

اعراض نمبر ۲ | یہ آیت کوئی نئی نازل نہیں ہوئی، بلکہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم خصوصاً حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعین تبع تابعین عرض اسلام کی ابتدائی ۷-۸ صدیوں تک

سارے عالم اسلام کے بزرگان دین، اولیاء کرام، علماء و مشائخ نیز بڑے بڑے محدثین و مفتیین اور فقہاء اس آیت کو تلاوت کرتے رہے۔ اس کی تفسیر لکھتے رہے اور اس کی بنیاد پر درود شریف کے فضائل بیان کرتے رہے۔

لیکن ان میں سے کسی سے یہ منقول نہیں کہ انہوں نے اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھا ہو۔ یا اس کا حکم دیا ہو۔ لہذا ثابت ہو گیا کہ اس آیت کا یہ تقاضا قطعاً نہیں ہے کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھا جائے۔

جس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام پڑھنا چاہیے اس کے متعلق علامہ منادی شارح جامع صغیر کہتے ہیں۔

قَالَ الرَّهَادِيُّ غَرِيبٌ تَفَرَّدَ بِذِكْرِ الصَّلَاةِ فِيهِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ جَدًّا لَا يُعْتَبَرُ بِرِوَايَتِهِ وَلَا بِزِيَادَتِهِ مِنْ ثُمَّ قَالَ الشَّجَّ السُّبْكِيُّ حَدِيثٌ غَيْرٌ ثَابِتٌ وَقَالَ الْقُسْطَلَانِيُّ فِي إِسْنَادٍ ضَعْفًا وَجَاهِلٌ وَقَالَ فِي اللَّيْلِ كَأُصْلِحَ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ الدَّارَقُطْنِيُّ مَثْرُوكٌ يَضَعُ الْحَدِيثَ وَقَالَ الْخَلِيلِيُّ شَيْخٌ ضَعِيفٌ وَالدَّارِيُّ عَنْهُ حَسَنٌ الزَّاهِدُ الْأَصْفَهَانِيُّ مَجْهُولٌ وَرَدَّاهُ ابْنُ الْمَدِينَةِ وَابْنُ مَنَظَرٍ وَغَيْرُهُمْ بِأَسَانِيدٍ كُلُّهَا مَشْحُونَةٌ بِالضُّعْفَاءِ وَالْمَجَاهِيلِ۔

لوگوں کو گمراہ کرنے کے لیے وضاعین کی احادیث مجہول راویوں کی روایتیں موضوع اور من مہیش بیان کرنا نازیب حرکت ہے۔

الجواب | میں کہتا ہوں کہ مانعین کا یہ کہنا کہ اکابرین السالین میں سے کسی نے بھی اذان سے قبل بلند آواز سے صلوٰۃ وسلام نہ پڑھا ہے۔ اور نہ ہی پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ یہ سنی بر جہالت ہے کیوں کہ کسی کام کے کار خیر ہونے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ وہ ازمنہ سابقہ میں معمول بہ بھی رہا ہو۔ کار خیر، کار خیر ہی ہے خواہ اس پر کوئی بھی عمل نہ کرے کار بد بد ہی ہے خواہ سارا جہان اس پر عامل ہو۔ صرف اتنا کافی ہے کہ اس کام کی اچھائی پر یا تو قرآن شاہد ہو یا حدیث شاہد ہو۔ اس کے علاوہ علماء عاملین بھی اگر کسی کام کو اچھا جان کر عمل کا راستہ کھول دیں تب بھی درست ہے جیسا کہ روایات میں آیا ہے کہ جس کام کو فرمانبردار لوگ اچھا جانیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

قرآنی آیت مبارک تو یہ کہتی ہے کہ کسی وقت کسی طرح بھی خواہ ستر خواہ جہراً صلوٰۃ وسلام پڑھنا اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ جمیع اوقات میں یا بعض اوقات میں صلوٰۃ وسلام پڑھنا ایک امر مستحب ہے۔ فرض یا

واجب نہیں۔ اور یہ امر مستحب، مستحبِ قطعی ہے یعنی نصِ قرآنی سے ثابت ہے۔

امرِ مستحب کا منکر کا فائدہ

اس مستحب کا انکار کرنے والے کا وہی حکم ہے جو دیوبند کے صدر مدرس انور شاہ کشمیری نے مسواک کے استحباب کے منکر پر لگایا ہے۔

انور شاہ صاحب لکھتے ہیں۔
”مسواک کرنا مستحب ہے مگر اس کے مستحب ہونے پر ایمان فرض ہے۔ جو شخص مسواک کے مستحب ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔“

عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب کا فتویٰ

عبد اللہ بن باز مفتی اعظم سعودی عرب مفتی اعظم نے بھی اپنے فتویٰ میں لکھا ہے کہ
”درود شریف جمیع اوقات میں مستحب ہے۔ (یہ فتویٰ راقم کے پاس موجود ہے)
اہل سنت کی بلند پایہ کتاب شفا شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زندگی میں ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا فرض ہے۔ اس کے علاوہ مستحب۔ اسلامی طریقوں میں سے ایک طریقہ اور اہل اسلام کا اشارہ ہے

اسنادِ حدیث پر علامہ مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کی تخریج کا ماحصل

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے ہماری پیش کردہ حدیث پر جو جرح نقل فرمائی ہے۔ اس جرح کا کوئی صیغہ ایسا نہیں جس سے حدیث شریف کو موضوع قرار دیا جاسکے۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ حدیث ضعیف

ہے جو کہ باتفاقِ محدثین فضائلِ اعمال میں مقبول ہے۔

اہلِ علم کا عمل حدیث کی صحت پر دلیل ہوتا ہے

خاتمُ المفاتیح سیدی جلال الدین سیوطی فرماتے ہیں۔

”اہلِ علم کا عمل حدیث کی صحت کی دلیل ہوتا ہے“ ”اگرچہ“ حدیث کی اسناد غیر معتد ہی کیوں نہ ہو۔
اب دیکھنا ہے کہ ہماری اسناد حدیث شریف اہلِ علم کے نزدیک مقبول رہے یا نہیں۔

○ خود علامہ منادی جو برجِ نقل کرنے والے ہیں انہوں نے اپنی شرح بنام فیض القدير کو حمد و صلاۃ سے شروع کیا ہے۔

○ تمام محدثین، مفسرین، شارحین حدیث، ائمہ فقہاء نے اپنی اپنی تصنیفات اور تالیفات کی ابتداء حمد و صلاۃ سے ہی کی ہے۔

مؤلفین کتب موضوعاتِ کامل

مؤلفین کتب موضوعات مثلاً۔

○ ابن قیم نے ”المنار المنيق في الصريح والضعيف“ کو۔

○ علی قاری مکی نے اپنی کتاب ”المصنوع في معرفت الحديث الموضوع“ کو۔

○ علامہ طاہر بیٹنی نے ”تذکرۃ الموضوعات“ کو۔

○ حافظ سیوطی رضی اللہ عنہ نے ”تعقیبات“ کو۔

○ محمد بن علی شوکانی نے ”فوائد المجموعہ“ کو حمد و صلاۃ سے ہی شروع کیا ہے۔ لہذا اہلِ علم کے عمل کی بناء پر حدیث شریف اسنادی ضعف سے نکل کر مقامِ صحت کو پہنچ گئی۔ اس پر اور بھی کمال ہے کہ

موضوعات پر لکھی گئی کسی کتاب میں بھی اس حدیث شریف کو موضوع من گھڑت نہیں کہا گیا۔

اعتراض نمبر ۳ | مانع یہ بھی کہتا ہے کہ اصول فقہ کا قاعدہ ہے کہ **اَلَا مُرَلَا يَقْتَضِي التَّكَرُّارُ وَلَا يَحْتَمِلُ**

یہ ہی وجہ ہے کہ نماز روزے کا تکرار ان کے اسباب کی طرف منسوب کیا گیا ہے لہذا اصول فقہ کے اس قاعدے کو مد نظر رکھتے ہوئے آپ صلاۃ و سلام کا تکرار نقص قطعی قرآنی سے ثابت کریں۔ جب تک آپ امر کا مقتضی تکرار ہونا ثابت نہیں کر دیتے اس وقت تک آپ کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ آپ ہر روز کی پنجگانہ اذان سے قبل بلند آواز سے صلاۃ و سلام پڑھنے کے لیے اس آیت کو پیش کریں۔

جواب | میں کہتا ہوں کہ مانع صاحب دائرۃ اسلام میں داخل ہونے کے لیے کلمہ طیبہ ایک مرتبہ ہی پڑھ لینا **تَوَسَّلُوا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ** پر عمل ہو گیا اور آپ کے نزدیک امر تکرار کا مقتضی بھی نہیں لہذا کسی مسلمان کو زندگی بھر میں دوسری مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھنے کا بھی حق حاصل نہیں جو تم جواب دو گے وہی ہمارا جواب ہو گا۔

اعتراض نمبر ۴ | مانع کہتا ہے کہ کسی روایت کے موضوع ہونے کی علامات میں سے ایک علامت علماء و محدثین نے ”یہ لکھی ہے“

اَوْ يَكُوْنُ خَبْرًا عَنْ اَمْرِ حَسِيْمٍ تَتَوَقَّرُ الدَّوَاعِي عَلَى نَقْلِهِ بِمَحْضَرِ الْجَمْعِ ثُمَّ لَا يَنْقِلُهُ مِنْهُمْ اِلَّا وَاحِدًا ۱۷

یعنی کوئی ایسی اہم اور عام بات روایت کی جائے جس کی عمومیت کے باعث چاہیے تھا کہ اس کے نقل کرنے والے کثیر التعداد ہوں لیکن ایسی حالت میں صرف ایک شخص روایت کرتا ہے۔ تو یہ دلیل ہے کہ وہ روایت موضوع من گھڑت ہے۔

جواب | پہلی بات تو یہ ہے کہ مانع نے عربی متن کا ترجمہ صحیح نہیں کیا۔ عربی عبارت کچھ کہہ رہی ہے، اور مانع کچھ کہہ رہا ہے خیر تفسیر وقت سے بچنے کے پیش نظر ترجمہ کی تفسیح کی کوئی ضرورت نہیں اہل بصیرت خود ہی فیصلہ کر لیں گے مانع صاحب سے دریافت طلب تو یہ بات ہے کہ جس کتاب سے مذکورہ علامت نقل ہے وہ کس صاحب کی کتاب ہے؟ ہاں یہ وہی حافظ الحدیث ام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کی

کتاب جوامع الصغیر کے جامع ہیں۔ اصول حدیث میں علامہ نووی رضی اللہ عنہ کا ایک رسالہ بنام "تقریب" ہے جس کی شرح تدریب الراوی ہے۔ صاف صاف فیصلہ ہو گیا کہ مذکورہ بالا عبارت کے مطابق اگر حدیث کُلُّ امْرِئٍ ذِي بَالٍ (الحدیث) موضوع اور من گھڑت ہوتی تو امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ اس حدیث کو جامع صغیر میں کیوں درج فرماتے، حالانکہ امام صاحب نے موضوعات پر بھی ایک ضخیم کتاب درجہ جلدوں میں مرتب فرمائی ہے۔ اس حدیث کو اس کتاب میں درج کرنا چاہیے تھا۔ اِذْلَيْسَ قَلِيْسَ ثابت ہوا کہ اصول حدیث پر مہر رکھنے والی شہادت امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی یہ حدیث موضوع و من گھڑت نہیں ہے کسی جگہ کی نہیں ہے چھٹی وارد

اعتراض نمبرہ مانع کی ایک بڑی مانع کتاب ہے کہ علامہ سیوطی نے جامع صغیر میں یہ التزام کیا ہے کہ ہر حدیث کے بعد اگر وہ صحیح ہو تو "صح" اگر حسن ہو تو "ح" اور اگر ضعیف ہو تو "ض" لکھ دیتے ہیں۔ لیکن حدیث کُلُّ امْرِئٍ ذِي بَالٍ کے بعد علامہ سیوطی نے صحیح یا حسن ہونے کی علامت تو درکنار ضعیف ہونے کی علامت "ض" بھی نہیں لکھی جس کا صاف مطلب ہے کہ حدیث موضوع اور من گھڑت ہے۔

جواب میں کہتا ہوں کہ مانع صاحب، ہماری پیش کردہ حدیث کے موضوع اور من گھڑت ہونے کی جس بات پر تم نے بنیاد رکھی ہے اس سے تو یہ صاف صاف ثابت ہوتا ہے کہ جامع صغیر کی پیش تراحدیث من گھڑت نہیں۔ کیوں ایک دو یا چار نہیں بلکہ بہت سی احادیث ایسی ملتی ہیں جن پر امام جلال الدین سیوطی نے کوئی بھی رمز نہیں لکھی۔ مثلاً جامع صغیر ص ۳ پر مندرجہ ذیل احادیث پر کوئی رمز نہیں

① — آدم في السماء الدنيا (۶۱)

② — افنة الدين ثلاثة

③ — آكل كما يأكل العبد

④ — آل القرآن آل الله

⑤ — أمر النساء في أنفسهن

⑥ — أمد موامن هذه الشجرة يعني الزيت

⑦ — اتزروا كما دایت الملکة تاتزرو

IF

4) اِتَّبِعُوا الرَّفْعَةَ عِنْدَ اللَّهِ -

(١٥) اِبْتَغُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حَسَنِ الْوُجُوهِ.

(ii) امید المودت لمن وادك۔

گیا رسول شریف کے نام کے گیارہ حوالے تو میں نے نقل کر دیئے ہیں اور جو چاہے وہ مزید تلاش کرے۔
اقتراض نمبر ۶ مانع نے یہ بھی کہا ہے کہ پیش کردہ حدیث (کل امری ذی بال) کی رو سے
 تو یہ لازم آتا ہے کہ نماز خواہ فرض ہو یا سنت، واجب ہو یا نفل اس کی نیت بانٹھنے

سے پہلے صلاۃ و سلام پڑھا جائے۔ نیز جماعت کرانے سے پہلے سارے نمازی پہلے صلاۃ و سلام پڑھیں پھر نماز شروع کریں۔ اسی طرح کھانا کھانے پانی پینے جانور ذبح کرنے غرض ہر کام سے پہلے صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب ہو۔

جواب میں کہتا ہوں کہ اگر ایسا کیا بھی جائے تو اس میں کوئی حرج ہے فضیلت ہی فضیلت ہے۔
شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

فہمیت و استحباب صلوٰۃ برستید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شامل کل احوال و جمیع اوقات سے ہے۔
ترجمہ: برستید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و شریف کی فہمیت تمام احوال اور تمام اوقات کو شامل ہے۔

یہ ہی حضرت مزید فرماتے ہیں۔
 شک نیست کہ صلاحِ نبوی در جمیع موطن خیر و محالِ برکت مستحسن و مستحب است۔
 ترجمہ :- اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صلاحِ نبوی تمام خیر و برکت کے مقامات میں مستحب و مستحسن ہے۔

مفتی محمد شفیع دیوبندی فرماتے ہیں

کے فرائض و واجبات و سن ادا کرو نیز حقوق عباد کو باو متعلق باشد ادا نمود و مجملہ وقت درود شریف صرف کنایں فضیلت است پس عظیم حق تعالیٰ ہر مومن را نصیب گرداند بلکہ

ترجمہ :- جو کوئی فرائض و واجبات ادا کرے اور حقوق العباد جو اس کے ذمہ ہیں ادا کرنے کے بعد تمام وقت درود شریف پڑھنے میں صرف کرتا ہے، عظیم فضیلت کا کام ہے۔ حق تعالیٰ ہر ایماندار کو نصیب کرے۔

ثابت ہوا کہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے فارغ ہونے کے بعد تمام اوقات درود شریف میں صرف کرنا بہت بڑی فضیلت ہے۔ (جو دیوبندیوں کو نصیب نہیں)

مخالف کو بالآخر ہماری بات تسلیم کرنی پڑی

بڑی لمبی چوڑی قیل و قال کے بعد ہمارے مخالف نے مانگوں کے نیچے سے کان کھلیے۔
مانع نہ تھا ہے۔

اعتراض نمبر ۱ | اس آیت (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا) پر غور کرنے سے معلوم ہو گا کہ اس آیت کا مقتضی یہ ہے کہ ہر مومن اپنی زندگی بھر تک کسی ایک وقت میں

جس کا تعین من جانب اللہ نہیں ایک بار صلوٰۃ و سلام پڑھے میری تمام تحریر کا مقصد صرف یہ ہے کہ اس آیت کے اندر آنیوالے امر کے دو صیغوں سے ایک سے زائد بار درود شریف پڑھنے کا ثبوت نہیں ہوتا میری اس تحریر کا یہ مقصد ہرگز نہیں ہے کہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا مستحب نہیں ہے بلکہ میں اور میرے تمام اکابر علماء دیوبند کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کو اعلیٰ درجہ کے اعمال مستحب میں شمار کرتے ہیں لیکن یہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا استحباب احادیث مبارکہ سے ثابت ہے نہ کہ مندرجہ بالا آیت کے اقتضا سے

جواب | میں کہتا ہوں کہ دیوبندی صاحب تم نے ٹھوک کر خوب چاما ہے۔ تم نے تو یہ کہا تھا کہ جب کوئی نفس قطعی تکرار کی مقتضی نہ ہو ایک سے زائد مرتبہ صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا کسی کو کوئی حق نہیں۔ اب تم کہتے ہو کہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا میرے اور میرے اکابر علماء دیوبند کے نزدیک اعلیٰ درجہ کا عمل مستحب ہے۔

لیکن یہ بقول تمہارے حدیث سے ثابت ہے نہ کہ قرآن مجید سے بطریق تنزیل اگر تسلیم کر لیا جائے کہ کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنا احادیث سے ہی ثابت ہے مدعی ہمارا پھر حاصل ہے کیونکہ اداۃ اربعہ شرعیہ میں سے کسی بھی ایک دلیل کے تحت اگر مسئلہ ثابت ہو جائے اس کے ماننے میں ایمان والوں کو بالکل کوئی باک نہیں۔ کثرت سے صلوٰۃ و سلام برخیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے کے استحباب کو تسلیم کرنا ہے۔ وہ اذان سے قبل صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے منع کیوں کرے گا؟ اگر کرے تو یہ اس بات کا تین ثبوت ہے کہ منع کرنے والا مخلوط الخواس ہے اور کثرت کی حقیقت سے باخبر نہیں۔ لیجئے کثرت کی حقیقت ملاحظہ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

کثرت سے پڑھنے کی حقیقت | **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا**

ترجمہ :- کہ اے ایمان والو! کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

پھر کثرت ذکر کی وضاحت خود ہی فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللَّهَ قِيَامًا وَقُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِكُمْ

یعنی کھڑے بیٹھے، لیٹے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔

قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ جمیع احوال اور امّاکن میں ذکر کرنا ذکر کثیر ہے۔ جب مخالف نے کثرت سے صلوٰۃ و سلام پڑھنے کے استحباب کو تسلیم کر لیا اور کثرت کا مفہوم ہمہ اوقات کو شامل ہے اور اذان سے قبل ہر وقت ہے وہ وقت من الاوقات ہی ہے۔ پھر منع کرنے کی کوئی وجہ ہے۔

مخالف کی اس بات کا جواب کہ تکرار صلوٰۃ و سلام

آیت استدلالہ کا اقتضاء نہیں۔

یہ بھی مخالف کا جہل ہے یا تجاہل کیونکہ جب وجوب مطلق ہو تو وہ مرۃ واحدة۔ اور تکرار دونوں کو شامل ہوتا ہے۔

ہماری مستند آیت مبارکہ کے متعلق فقہاء اور مفسرین کا مسلک ملاحظہ ہو۔

علامہ سلیمانی محل رحمۃ تعالیٰ علیہ حاشیہ جلالین میں فرماتے ہیں

هَذِهِ الْآيَةُ دَلِيلٌ عَلَى وَجُوبِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ مُطْلَقًا مِنْ غَيْرِ تَعَرُّضٍ
لِوَجُوبِ التَّكْرَارِ وَعَلَيْهِ قِيلَ يُجِبُ ذَلِكَ كَلِمًا جَرَى ذِكْرُهُ ۞

یعنی اس آیت میں وجوب مطلق ہے جو کہ تکرار کو بھی شامل ہے اسی لیے کہا گیا ہے کہ جب بھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر ہو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔

صاحب مدارک شریف فرماتے ہیں

هِيَ وَاجِبَةٌ مَرَّةً عِنْدَ الطَّحَاوِي وَكَلِمًا ذِكْرًا سَمَةً عِنْدَ الْكَرْخِيِّ
وَهُوَ الْإِحْتِيَاطُ وَعَلَيْهِ الْجَمْعُ هُودِي ۞

ترجمہ :- امام طحاوی کے نزدیک صلوٰۃ و سلام زندگی میں ایک مرتبہ پڑھنا واجب ہے۔ اور
امام کرخی کے نزدیک جب بھی آپ کا اسم مبارک ذکر کیا جائے تو صلوٰۃ و سلام پڑھنا واجب ہے۔ اسی میں
احتیاط ہے اور یہی جمہور کا مسلک ہے۔

وَالَّذِي يَفْتَضِيهِ الْإِحْتِيَاطُ الصَّلَاةُ عَلَيْهِ عِنْدَ كُلِّ
مَا ذُكِرَ ۞

یعنی صلوٰۃ و سلام کے مسئلہ میں احتیاط کا تقاضا یہ ہی ہے کہ جب بھی آپ کا ذکر ہو صلوٰۃ و سلام
پڑھا جائے۔

علامہ قرطبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے ۞

تفسیر مظہری میں ہے

- ۱۔ جمل شریف جلد ۳ ص ۴۵۴ ۔ ۲۔ مدارک جلد ۴ ص ۱۸۱ ۔
۳۔ کشاف جلد ۳ ص ۵۵۸ ۔ ۴۔ تفسیر قرطبی نمبر ۱۴ ص ۲۳۳ ۔

آلَايَةُ تَدَلُّ عَلَى وَجُوبِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ فِي الْجُمْلَةِ عَلَيْهِ

علامہ کا شفی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں | فتویٰ برآں است کہ نام آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در مجلس ہر چند

تکرار باید یک نوبت درود شریف واجب است۔

یعنی فتویٰ اس حکم پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام اگرچہ مجلس میں بار بار مذکور ہو ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا واجب ہے یعنی عمر میں نہیں بلکہ ہر مجلس میں۔

اصول فقہ کے ماہر علامہ محمد جیون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

عِنْدَ الشَّافِعِيِّ لَيْسَ الْأَوَّلِيُّ وَيَجِبُ فِي الثَّانِيَةِ وَاجِبٌ عَنْهُ صَاحِبُ
الْمُهْدَايَةِ بِأَنَّ الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ خَارِجَةٌ الصَّلَاةِ وَاجِبَةٌ إِقَامَةً
أَزْكَى مَا ذَكَرَ تَه

ترجمہ :- امام شافعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک فقہ اولیٰ میں درود شریف سنت ہے۔ اور دوسرے

فقہ میں واجب صاحب ہدایہ شریف نے اس کا یوں جواب دیا ہے کہ نماز سے باہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پر درود شریف واجب ہے۔ ایک مرتبہ یا جب بھی آپ کا ذکر ہو نماز میں واجب ہونے کا سوال ہی نہیں۔

مندرجہ بالا تحقیق سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف مطلق واجب ہے اور مطلق

وجوب تکرار کا مقتضی بھی ہے اور اسی لیے تکرار کو جہور کا مسک قرار دیا گیا ہے اور یاد رہے تکرار قلت اور کثرت

ہر دو کو شامل ہے لہذا اذان سے قبل صلوٰۃ وسلام پڑھنے سے منع کرنا کثرت صلوٰۃ وسلام کے استحباب کا

انکار ہے۔

نوٹ :- نص قرآنی اور احادیث میں اس بات کی کوئی پابندی نہیں کہ صلوٰۃ وسلام بہتر پڑھا جائے

یا جہراً۔ لہذا ہر دو طریقے درست ہیں۔ کسی فرد کو چون و چرا کی گنجائش نہیں۔

ضمیمہ | بوقت اذان نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنے کی تکلیف اگرچہ دیوبندی اور غیر مقلد ہر دو طائفہ کو ہے لیکن ان میں سے سب سے زیادہ تکلیف محسوس کرنے والا ایک غیر معروف شخص حکیم ہاشمی علیہ ما علیہ ہے جس کا مبلغ علم صرف اور صرف لفظ "بدعت" ہے یا کذب بیانی مشعل ہے۔ لہذا اس کی کذب بیانی کا انکشاف بھی ضروری ہے۔

حکیم صاحب کاذب و اعتراض نمبر ۱ | لکھتا ہے شیخ الصوفیہ امام عبدالوہاب الشعرانی لکھتے ہیں کہ ہمارے شیخ نے فرمایا کہ آجکل مؤذن جس طرح سلام پڑھتے ہیں۔ یہ طریقہ نہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تھا۔ اور نہ ہی حضرات خلفائے راشدین کے زمانے میں۔ بلکہ اس کی ایجاد مصر میں رافضیوں کے دور حکومت میں ہوئی۔

جواب | شیخ الصوفیہ قطب شعرانی رضی اللہ عنہ کی اصل عبارت ملاحظہ ہو۔
 قَالَ شَيْخُنَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَمْ يَكُنِ التَّسْلِيمُ الَّذِي يَفْعَلُهُ الْمُؤَذِّنُونَ فِي أَيَّامِ حَيَاتِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ. قَالَ كَانَ فِي أَيَّامِ الرَّافِضِيِّينَ بِمِصْرَ شَرَعُوا التَّسْلِيمَ عَلَى الْخَلِيفَةِ وَذَرَأَ بِهِ بَعْدَ الْأَذَانِ إِلَى أَنْ تَوُجَّحَ الْحَاكِمُ بِأَمْرِ اللَّهِ وَذَلُّوا أُخْتَهُ فَلَمَّوْا عَلَيْهَا وَعَلَى وَذَرَأَتِهَا مِنَ النِّسَاءِ فَلَمَّا تَوُجَّحَ الْمَلِكُ الْعَادِلُ صَلَاحُ الدِّينِ يُونُسُ أَلْيُوبَ فَأَبْطَلَ هَذِهِ الْبِدْعَ وَأَمَرَ الْمُؤَذِّنِينَ بِالْمَسْلُوكَةِ وَالتَّسْلِيمِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ تِلْكَ الْبِدْعَ وَأَمْرًا هَلْ الْأَبْصَارِ وَالْقُرَى فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرًا.

ترجمہ :- ہمارے شیخ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ مؤذن جو سلام پڑھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایام حیات میں نہ تھا۔ اور نہ ہی خلفاء راشدین کے وقت میں تھا۔ جس وقت مصر میں رافضیوں کی حکومت تھی تو رافضی مؤذنین نے رافضی خلیفہ اور اس کے وزیروں پر سلام کہنا شروع کیا جب رافضی حاکم مر گیا تو اس کی بہن والی مصر ہوئی تو ان مؤذنین نے اس رافضی عورت اور اس کے وزیروں پر سلام پڑھنا شروع کر

دیا۔ جب بادشاہ عادل صلاح الدین ابن ایوب حاکم مصر ہوئے۔ انہوں نے اس بدعت کو ختم کر دیا۔ اور مؤذنوں کو حکم دیا کہ وہ اس بدعت مذمومہ کے بدلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھا کریں۔ تمام شہروں اور دیہاتوں میں یہ ہی حکم جاری فرمایا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو بہتر جزا دے۔

حکیم ہاشمی صاحب کی نقل کردہ عبارت اور اصل عبارت میں غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ حکیم صاحب نے کس قدر دجل سے کام لیا ہے۔ شیخ قطب شحرانی رضی اللہ عنہ کا عادل بادشاہ صلاح الدین ایوبی کے حق میں یہ فرمانا کہ "جنّٰہ اللہ خیرًا" سے صاف ظاہر ہے۔ یہ فعل مذموم نہیں بلکہ محمود ہے۔

اگرچہ کشف الغمہ کی عبارت نقل کرنے کے بعد کسی اور عبارت کا جواب دینے کی ضرورت نہیں رہی۔ لیکن مانعین کی کذب بیانیوں کا انکشاف ضروری سمجھتے ہوئے دیگر علماء کی عبارتوں کی وضاحت بھی ہدیہ ناظرین ہے۔

حکیم صاحب کا کذب و اعتراض نمبر ۲ | حکیم ہاشمی صاحب لکھتے ہیں۔ امام ابن حجر المکی الشافعی اپنے "فتاویٰ کبریٰ" میں تحریر فرماتے ہیں کہ "ہمارے مشائخ وغیرہم سے یہ فتویٰ طلب کیا گیا۔

کہ اذان کے بعد جس کیفیت سے (چلا چلا کر) آج کل مؤذن صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں کیا یہ درست ہے تو انہوں نے فتویٰ دیا کہ اصل درود شریف پڑھنا تو سنت ہے لیکن یہ کیفیت بدعت ہے۔

جواب | حکیم ہاشمی صاحب نے جو کچھ نقل کیا ہے یہ امام ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی چوڑی عبارت سے آخری ایک سطر کا ترجمہ ہے۔ اس سے قبل ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لَعَنَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا التَّعَرُّضُ لِلصَّلَاةِ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْإِذَانِ. وَلَمْ نَرَأِ مِثْلَ كَلَامِ أَيْمَنَّا تَعَرُّضًا لِذَلِكَ.

یعنی ہمیں کوئی ایسی دلیل نہیں ملی جو کہ اذان سے قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ پڑھنے سے تعارض کرتی ہو (یعنی منع کرتی ہو) اور نہ ہی ہم اپنے انہ کرام کے کلام میں اس کے معارض کچھ دیکھا ہے۔

پھر فرماتے ہیں | قَدْ أَحْدَثَ الْمُؤَذِّنُونَ الصَّلَاةَ وَالسَّلَامَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقِبَ الْإِذَانِ لِلْفَرَاغِ مِنَ الْخَمْسِ إِلَّا الصُّبْحَ

وَالْجُمُعَةَ فَإِنَّهُمْ يَقْدِمُونَ ذَلِكَ فِيهِمَا عَلَى الْأَذَانِ وَإِلَّا الْمَغْرِبَ فَإِنَّهُمْ لَا يَفْعَلُونَهُ غَالِبًا يَضِيقُ وَقْتُهَا وَكَانَ ابْتِدَاءُ أَحَدُوثِ ذَلِكَ فِي أَيَّامِ سُلْطَانِ النَّاصِي صَلَاحِ الدِّينِ بْنِ أَيُّوبَ وَيَا مَرْيَمُ فِي مِصْرَ وَأَعْمَالِهَا وَسَبَبُ ذَلِكَ أَنَّ الْعَاكِمَ الْمُخْذُولَ لَمَّا قَاتَلَ أَمْرَتْ أُخْتَهُ الْمُؤَذِّنِينَ أَنْ يَقُولُوا فِي حَقِّهِ وَلِدِهِ السَّلَامَ عَلَى الْإِمَامِ الطَّاهِرِ ثُمَّ اسْتَمَرَ السَّلَامَ عَلَى الْخُلَفَاءِ بَعْدَهُ إِلَى أَنْ أَبْطَلَهُ صَلَاحُ الدِّينِ الْمَذْكُورُ وَجَعَلَ بِذَلِكَ الْقَبُولَ وَالسَّلَامَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَعِمَ مَا فَعَلَ فَجَزَا اللَّهُ خَيْرًا لَهُ

ترجمہ :- فرض نمازوں کے لیے اذان کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام مؤذنوں نے جاری کیا ہے۔ نماز فجر اور نماز جمعہ کی اذان سے قبل پڑھتے ہیں۔ نماز مغرب میں غالباً اس لیے نہیں پڑھتے کہ اس کا وقت کم ہوتا ہے۔ اس کی ابتداء سلطان صلاح الدین بن ایوب کے دور میں اس کے حکم سے مصر اور مصر کے دوسرے علاقوں میں ہوئی ہے۔ اس کی ابتداء کا سبب یہ ہے کہ مصر کا مخذول حاکم جب مرا تو اس کی بہن نے مؤذنوں کو حکم دیا کہ میرے بیٹے پر یوں سلام پڑھا کرو "السلام علی الامام الطاہر" پھر یہ کام اس کے دیگر خلفاء کے وقت بھی ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ سلطان مذکور نے اسے ختم کر دیا۔ اور اس کی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام مقرر فرمایا۔ پس کیا ہی اچھا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ اسے بہتر جزا دے۔

ابن حجر مکی رضی اللہ عنہ نے جو فرمایا ہے کہ الاصل سنتہ و الکیفیت یذعنہ۔ اس کا مفہوم بھی مذکورہ بالا عبارت سے واضح ہو گیا کہ یہ نواہی یا فعل ممنوع ہے نہ کہ مذموم۔

حکیم صنا کا اعتراض نمبر ۳ اور اس کی حقیقت اس کے بعد حکیم ہاشمی صاحب نے مجالس ابراہار اور المدخل ابن الحاج مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت نقل کی ہے اگرچہ

مجالس ابراہار ایک ایسی کتاب ہے جس کے متعلق کوئی علم نہیں کہ اس کا مؤلف کون ہے۔ البتہ بعض مقامات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نامعلوم شخص ابن تیمیہ کا ہم خیال ہے۔ بہر حال مدخل ابن حاج اور مجالس ابراہار میں صلوٰۃ و سلام کی پوری بحث پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بات ہے جو دونوں کتابوں میں

مشترک ہے یا یوں سمجھو کہ مولف مجالس ابرار نے ابنِ حاجِ مالکی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت اپنے الفاظ میں ادا کی ہے۔

ابن الحاج مالکی فرماتے ہیں | فَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَاكِدَةٌ فِي جَمِيعِ الْحَالَاتِ لَكِنَّ اتِّخَاذَهَا عَادَةً مِّنَ الْمُؤَذِّنِينَ عَلَى الْمَنَارِ عِنْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ لَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مَشْرُوعًا
یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام پڑھنا تمام حالات میں متاکد ہے لیکن مؤذنین کا طلوعِ فجر کے وقت منار پر پڑھنے کو عادتاً بنالینا مشروع نہیں۔

مجالس ابرار میں ہے | فَإِنَّ الصَّلَاةَ وَالتَّسْلِيمَ إِنْ كَانَ مَشْرُوعًا بَنَصِ الْقُرْآنِ وَالسُّنَّةِ وَكَانَ مِنْ أَكْبَرِ الْعِبَادَاتِ وَاجِبًا لِّكُلِّ اتِّخَاذِهَا عَادَةً فِي الْأَذَانِ عَلَى الْمَنَارِ لَا تَمَّ يَكُنْ مَشْرُوعًا..... وَلَيْسَ لِاحْدَانٍ يَضَعُ الْعِبَادَاتِ إِلَّا فِي مَوَاضِعِهَا الَّتِي وَضَعَهَا الشَّرْعُ بِهٖ

یعنی اگرچہ صلوٰۃ و سلام نصِ کتاب اور سنت سے مشروع ہے اور بڑی اور بہتر عبادات سے ہے لیکن اذان میں منار پر پڑھنے کو عادتاً بنانا مشروع نہیں۔ اور کسی کو یہ حق نہیں کہ عبادات کو کسی ایسے موقع و محل میں مقترع کرے جہاں شریعت نے مقرر نہیں کیا۔

جواب | ابن الحاج مالکی کی عبارت سے اتنا ضرور ثابت ہے کہ صلوٰۃ و سلام پڑھنا جمیع حالات میں متاکد ہے اور قبل ازاں بھی حال من الحلات ہی ہے۔ لہذا یہاں بھی صلوٰۃ و سلام پڑھنا متاکد ٹھہرا۔ باقی رہا ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فرمانا کہ عادت بنانا مشروع نہیں۔ میں کہتا ہوں ایسا کرنا بھی مشروع ہے۔ بخاری شریف میں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔

إِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللَّهِ مَا دَامَ وَإِنْ قَلَّ.

یعنی بیشک اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین وہ عمل ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔ حدیث شریف سے صاف ظاہر ہے کہ مداومت ہمیشگی کو بہتے میں اور ایک کام کو ہمیشہ کرنا ہی عادت

میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ یہی اور عادت دونوں ایک ہی بات ہے۔

صاحب مجالس الابراہ نے جو کہا ہے کہ عبادات کا وہی عمل ہونا چاہیے جو شریعت نے مقرر کیا ہے یہ مؤلف کی کوتاہ فہمی کی دلیل ہے۔ کیونکہ صلوٰۃ و سلام ایک ایسی عبادت ہے جس کے لیے شریعت نے کوئی عمل وضع نہیں کیا۔ بلکہ جمیع احوال اور اُماکن میں مستحب ہے جیسا کہ ہم صدر کتاب میں ثابت کر چکے ہیں۔

تنبیہ | قبل از اذان صلوٰۃ و سلام کا اجر انہی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے باہر نہیں بلکہ عین اطاعت ہے بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً أَجَرَهَا وَاجْرُ مِنْ عَمَلٍ بِهَا
مِنْ بَعْدِهِ - ۱۷

یعنی جس نے اسلام میں اچھا طریقہ جاری کیا اسے جاری کا اجر بھی ملے گا۔ اور اس کے بعد اُس اچھے طریقہ پر عمل کرنے والوں کا اجر بھی ملے گا۔

سُطان عادل صلاح الدین ایوبی کی قسمت قابل رشک ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہی عظیم شان فعل جاری کرنے کی اسے توفیق بخشی ایک تو اس سُنّتِ حسنہ کے جاری کرنے کا اجر ملے گا اور قیامت تک جو بھی اس اچھے طریقہ پر عمل کرے گا۔ اُس کے برابر سُطان مذکور کو بھی اجر ملے گا۔ ذلک فضل من اللہ تعالیٰ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَطِبِّ الْقُلُوبِ وَدَوِّهَا وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ
وَشِفَائِهَا وَنُورِ الْأَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا -

WWW.NAFSEISLAM.COM

۱۷ :- مشکوٰۃ شریف صفحہ ۳۳۔

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی
نہم آخر کا شمعِ فرورزاں ہوا
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جُلوس
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں
جس کے تلوؤں کا دھوون ہے آبِ حیات
خلق سے اولیاءِ اولیاء سے رسل
ذکر سب پیچھے جب تک نہ مذکور ہو
جس کی دو بندہ ہیں کوثر و سبیل
جیسے سب کا خدا ایک ہے دیے ہی
قرونِ بدلی رسولوں کی ہوتی رہی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے
ملکِ کونین میں انبیاءِ تاجدار
لامکاں تک اُجالا ہے جس کا وہ ہے
سارے اچھتوں میں اچھا سمجھنے جسے
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو
جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے
سب چمک والے اُبلوں میں چمکا کیے
جس نے مُردہ دلوں کو دی عسیر ابد

سب سے بالا والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ اقل کا جلوہ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ سلطان والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جانِ میجا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نمکیں حُسن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ان کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نورِ وحدت کا کھڑا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اندھے شیعوں میں چمکا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہے وہ جانِ میجا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

غمنزدوں کو رضا مُشرکہ دیجئے کہ ہے
بکیوں کا سہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم